کل رات میں نے تم کو پل کے پاس بڑی فیاضی سے خیرات کرتے دیکھا۔ تمہاری زندگی میں ضرور کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہے جس نے تم کو اتنا مخیر کر دیا۔

امیر المومنین! میرا نام خواجہ حسن ہے۔ میرے باپ دادا رسی بٹنے اور بیچنے کا کام کرتے ہیں میں بھی یہی کام کرتا ہوں۔ میں کسی نہ کسی طرح اپنے بچوں کا پیٹ پالتا اور بڑی تنگی سے گزر بسر کرتا تھا۔ لیکن ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا تھا۔

ایک روز میں اپنی دکان میں بیٹھا رسیوں کو لپیٹ رہا تھا کہ شہر کے دو دولت مند حضرات میری دکان میں داخل ہوئے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے کہ انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے وہ تدبیر سے حاصل کرتا ہے۔ دوسرے نے کہا میں تو تقدیر کا قائل ہوں۔ میں اتنا تو جانتا ہوں کہ ہر آدمی اپنی تقدیر کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔ ایک نے کہا کیوں نہ ہم اپنی بات کا تجربہ کریں اور اس کے لیے کسی غریب آدمی کو ڈھونڈیں۔ کچھ روپیہ اسے دے دیں اور پھر دیکھیں کہ وہ اپنی تقدیر اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے یا نہیں۔ یہ دونوں سعد اور سعدی تھے۔

سعد: اے حسن! میں جانتا ہوں کہ تمہارے بال بچے ہیں اور تم بڑی مشکل سے زندگی گزار رہے ہو، اس کام میں تم کو جو کچھ ملتا ہے، تمہارا خرچ اس سے زیادہ ہے۔ چنانچہ تمہارا کاروبار بڑھ نہیں پاتا۔ میں تمہیں سونے کے دو سو دینار دیتا ہوں۔ تم اسے لے لو اور اپنے کاروبار کو خوب بڑھاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارا کاروبار خوب ترقی کرے گا۔

یہ بات سن کر میں خوش ہو گیا۔ میں نے ان دونوں حضرات کو دعا دی اور یہ رقم قبول کر لی اور ان سے کہا "میں اتنی بڑی رقم سے اپنے کاروبار کو اتنا بڑھاؤں گا کہ ایک دن میرا کاروبار بہت ترقی کرے گا۔

سعد کو میری بات کا اطمینان ہو گیا اور اس نے سونے کے دو سو دینار کی تھیلی میرے حوالے کر دی۔ میں نے ان بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ میں نے سوچا کہ میں اتنی رقم کہاں رکھوں۔ میرا گھر تو اتنا بڑا نہیں۔ میں نے اس

میں سے دس دینار تو خرچ کے لیے نکال لیے اور ایک سو نوے دینار اپنی پگڑی میں باندھ لیے۔ پھر سوچنے لگا کہ برسوں گزر گئے میں نے اور میرے بال بچوں نے گوشت کی شکل نہیں دیکھی۔ کیوں نہ آج بھیڑ کا گوشت کھایا جائے۔ چنانچہ میں نے بازار سے ایک بھیڑ کی ٹانگ خریدی۔ ابھی اسے لے کر چلا ہی تھا کہ اتنے میں ایک چیل نے زور سے جھپٹا مارا، بھیڑ کی ٹانگ منہ میں دبائی اور میری پگڑی پنجوں میں پکڑ کر اڑ گئی۔ میں دیکھتا رہ گیا۔ راستہ چلنے والوں نے بہت شور مچایا۔ لیکن ذرا سی دیر میں چیل یہ جا وہ جا، نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میں روتا پیٹتا رہ گیا۔